www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فکر و نظر

قومِ یہود

حیلہ گو، مفسد، سرکش، منافق، جارح

جن اور انسانوں کی تخلیق سے غرض یہ تھی کہ وہ مخالف عواطف اور میلانات کے باوجود خدا کی غلامی اور عبدیت کا ثبوت پیش کریں ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون (قرآن) یہ مقصد نہیں تھا کہ رنگ، نسل اور ارضی اختلافات کے ترازو میں تلتے اور لڑتے رہیں ــــ لیکن جب انسانوں نے اپنے اس "پس منظر" کو بھلا دیا تو وہاں آ رہے جہاں عزتِ نفس، وقار اور حق خود اختیاری کے نام پر، ابن آدم کی تذلیل کا اہتمام ہو رہا ہے۔

قومِ یہود بالخصوص اس باب میں سب سے بازی لے گئی ہے۔ دین جو ابن آدم کی مشترک روحانی میراث ہے انہوں نے اس کو بھی ایک نسلی جائداد بنا دیا ہے۔

یہودی نسلی طور پر حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹے "یہودہ" کی اولاد ہیں لیکن مذہبی لحاظ سے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلق رکھتے ہیں مگر لطیفہ یہ ہے کہ ان کی یہودیت، موسویت میں تبدیل نہیں ہوئی، ہاں اپنی موسویت کو یہودیت کے تابع کر کے، اس کو اسی رنگ میں رنگ دیا۔ چنانچہ اپنے اس ڈبل استحقاق کی بنا پر ان کو یہ اصرار ہے کہ فلسطین ان کو ملنا چاہیئے۔ کیوں؟ کہتے ہیں کہ یہود اور آبا موسویت یہاں پر کبھی براجمان رہے ہیں ــــ مارو گھٹنا پھوٹے آنکھ، اسی کو کہتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ، اگر یہ بات ہے تو کبھی سے آپ روس، امریکہ، برطانیہ اور جرمن وغیرہ میں بھی تو رہتے ہی آ رہے ہیں۔ وہاں بھی آپ کو اپنے استحقاق کی جنگ لڑنا چاہیے تھی ــــ خاص طور پر امریکہ میں تو عرصہ سے عملاً در مقابر سر اقتدار بھی تم ہو ــــ ممکن ہے وہ یہ سوچتے ہوں کہ یہاں کے اصلی باشندے امریکن ہیں، اس لیے یہودیوں کا حق نہیں بنتا۔ تو فلسطین میں بھی آپ کی پوزیشن کا یہی حال ہے۔ کیونکہ اس کے اصلی باشندے کنعانی ہیں جو کنعان بن حام بن نوح کی اولاد ہیں یا عمالقہ ہیں جو لاود بن سام بن نوح سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن یہودی یہودہ بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن تارح بن ناحور کی اولاد ہیں جو بارہویں پشت میں حضرت نوح سے جا ملتے ہیں۔

اس کے علاوہ یہ اسرائیلی (اولاد یہودہ) کوئی ڈیڑھ سو سال کنعان میں رہ کر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں اس کو چھوڑ کر مصر جا بسے تھے اور ۴۰۰ سال مصر میں رہ کر پھر دوبارہ حضرت یوشع علیہ السلام

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کی سرکردگی میں اسے فتح کیا۔ اس کے بعد متعدد بار یہاں سے نکلتے اور آتے رہے۔ جم کر رہنے کا کبھی بھی ان کو موقعہ نہیں ملا تھا۔ اگر کبھی کبھار قبضہ کر کے کچھ عرصہ رہنے سے آپ پورے فلسطین کے اصلی مالک اور وارث بن سکتے ہیں تو جن مسلمانوں نے صدیوں یہاں ڈیرے ڈالے ہیں ان کو اس کا کیوں حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس کے وارث کہلائیں اور یہ بجائے خود حقیقت ہے کہ یہاں پر باہر سے مسلمان درآمد نہیں کیے گئے تھے بلکہ وہاں کی مقامی آبادی ہی مسلمان ہو گئی تھی۔ اگر سارے باہر سے درآمد کیے گئے ہوتے تو ان پر شاید آپ کے اعتراض کی بھی کوئی گنجائش نکل سکتی۔

دراصل یہود ایک بہانہ باز اور حیلہ گر قوم ہے "خوئے بد را بہانہ بسیار" کے مطابق خانہ ساز مفروضے تیار کر کے اس نے فلسطین پر قبضہ جمانے کی کوشش کر رکھی ہے۔ گر اب وہ اپنے اس مقصد میں کافی حد تک کامیاب بھی ہو گئے ہیں اور ایسے ہی حالات پیدا کر کے وہ اپنی بات عربوں سے منوا سکتے تھے جو ایسے جنگ کی صورت میں انہوں نے پیدا کیے ہیں ـــــ جس کا ہمیں صد درجہ صدمہ ہے کہ سو پیاز بھی پورے ہوئے اور سو ڈنڈے بھی ـــــ

انا للہ وانا الیہ راجعون!

بہر حال ہم اس کے حق میں نہیں ہیں کہ یہودیوں کی ریاست قائم ہو یا عرب اس کی آئینی حیثیت تسلیم کر کے آئینی جواز اس کو مہیا کریں۔ کیونکہ یہ قوم مکار، مفسد، حیلہ گر، سرکش، تخریب پسند، منافق، ملعون، محرّف، جرائم پیشہ اور جارح ہے ـــــ یہ جہاں بھی قدم رکھیں گے، خیر نہیں ہوگی۔ ان کے بارے میں قرآن حکیم نے جو ریمارکس دیے ہیں وہ واضح اور صد درجہ بصیرت افروز ہیں۔

قرآنِ حمید کا اصرار ہے کہ یہ ملعون قوم ہے: بَلْ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ (۲/۸۸)

مقام و مرتبہ کے لحاظ سے بدترین لوگ ہیں: أُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا (۵/۶۰)

راہِ راست سے دور: أَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيلِ (۵/۶۰)

حق کا انکار، جان بوجھ کر اور صرف ذاتی دشمنی اور ضد کی بنا پر کیا کرتے تھے:

وَآتَيْنَاهُمْ بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَمَا اخْتَلَفُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ـــــ (۴۵/۱۷)

یعنی انکار کی وجہ صرف یہ ہوتی تھی کہ بات دوسرے قبیلے کے کسی فرد کے منہ سے نکلی ہے،

یعنی وہی حسد یا نسلی خمار۔

اپنے بارے میں وہ اس خوش فہمی میں مبتلا تھے کہ وہ خدا کے چہیتے اور روحانی اولاد ہیں:

نَحْنُ أَبْنَآءُ اللّٰهِ وَأَحِبَّآؤُهُ (قرآن)

دوسروں کے متعلق ان کا نعرہ تھا کہ وہ سب دوزخی ہیں:

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

قَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصَارٰى عَلٰى شَيْءٍ (البقرہ)

اور اپنی تمام تر بدکرداریوں کے باوجود سدا اس موڈ میں رہتے تھے کہ لوگ ان کے گن گائیں:۔

يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا (آل عمران)

اپنی حماقتوں کے سلسلے میں یہ خوش فہمی رکھتے تھے کہ خیر سلا ہے، معاف ہوجائیں گا۔

وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا (الاعراف)

لوگوں کا استحصال کرتے اور ناحق ان کے مال کھاتے تھے:

وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ (۴/۱۶۱)

جھوٹ موٹ پر جان چھڑکتے اور حرام کو شیر مادر سمجھتے تھے:

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ (۵/۴۲)

عہد شکن لوگ ہیں۔ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ (بقرہ)

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ (بقرہ)

مرضی کے خلاف خدا بھی اگر کہے تو اکڑ جاتے ہیں:

اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ (بقرہ)

بعض کو صرف جھٹلاتے اور بعض کو قتل بھی کر ڈالتے:

فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ (بقرہ)

انبیاء سے احتجاج کیا کرتے تھے: لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً (بقرہ)

جہاں کیفیت یہ ہے وہاں اطاعت کا کیا سوال؟ بلکہ وہ انبیاء سے یہاں تک کھل کر کہہ دیا کرتے تھے کہ ہم خود صاحب علم و فہم ہیں آپ کے محتاج نہیں ہیں:

قَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ (بقرہ)

الٹ کرنا ان کی فطرت تھی: فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ (بقرہ)

قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا (بقرہ)

خدا نے من و سلوٰی دیا، کہا، مسور کی دال وغیرہ چاہیے:

لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ الآیۃ (بقرہ)

ٹال مٹول، بس خوئے بد را بہانہ بسیار — گائے کے ذبح کا واقعہ ملاحظہ ہو۔ (۲/۶۷ تا ۲/۷۴)

یہ بدنصیب قوم پتھر تھی بلکہ پتھروں سے بھی سخت: فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً (بقرہ)

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

سمجھ لینے کے بعد کلام الٰہی میں تحریف کرنا ان کا دستور ہو گیا تھا:

يُحَرِّفُونَهُ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ (بقرہ)

دین میں بھی بدنام سیاسی چالیں چلنا ان کا شیوہ تھا:

أَتُحَدِّثُونَهُم بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاجُّوكُم بِهِ عِندَ رَبِّكُمْ (بقرہ)

اول درجہ کے شیخ چلی تھے:

لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ (بقرہ)

خود مرتب کرنا اور پھر کہنا کہ یہ نوشتۂ الٰہی ہے:

يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ (بقرہ)

کیوں؟ صرف مادی منفعت کے حصول کے لیے:

لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا (بقرہ)

وہ خدا پر بھی معترض اور ناراض ہو جاتے تھے کہ ان کی مرضی کو خدا نے ملحوظ نہیں رکھا۔

بَغْيًا أَن يُنَزِّلَ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ (بقرہ)

بلکہ ناک بھنویں چڑھا کر تحقیر سے خدا کی بات کا ذکر کرتے تھے:

مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا (بقرہ) مَا وَلَّاهُمْ عَن قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا

بلکہ خدا کی یہ وحی لانے والے حضرت جبریل علیہ السلام کو بھی اپنا مخالف سمجھتے تھے:

قُلْ مَن كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ الآية (بقرہ)

اللہ کے رسول کا مذاق اڑانے اور اپنا نوکر بنا کر ان سے بات کرنے:

لَا تَقُولُوا رَاعِنَا (بقرہ)

کتمانِ حق کی بیماری ان کو الگ تھی:

لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ (بقرہ)

جس خطے میں اس "قماش" کی قوم جگہ پائے گی وہ کیا باقی رہنے دے گی۔ دیکھ لیجئے! ابھی عرب کی سرزمین میں اس نے قدم رکھا ہی ہے کہ عرب تہ و بالا ہو رہا ہے۔ جب جم کر بیٹھے گا، ان کو موقعہ ملا تو خدا جانے کیا ہو — بہرحال سوچ لیجئے! کیا کرنے لگے ہیں اور کس کو جگہ دینے لگے ہیں۔

اخوان کے سربراہ حسن الہضیبی وفات پا گئے

مصر کے روزنامہ "الاہرام" نے خبر دی ہے کہ ۱۰ نومبر کو اخوان المسلمین کے سربراہ حسن الہضیبی انتقال کر گئے ہیں۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

موصوف کی عمر ۸۰ سال سے زیادہ تھی، اخوان المسلمین سے وابستہ ہونے سے پہلے موصوف مصر کے کورٹ آف اپیل کے جج تھے۔ اخوان کے بانی حسن البنا کے بعد اخوان نے ۱۹۴۹ء میں حسن الہضیبی کو اپنا سربراہ منتخب کر لیا۔ ۱۹۵۴ء میں ان کو اور ان کے بہت سے ساتھیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ مصر کے موجودہ صدر انور السادات نے ۱۹۷۲ء میں انہیں رہا کیا تھا۔ (امروز ۱۰ار نومبر)

بات یہ نہیں کہ فلاں عظیم شخصیت دنیا سے رخصت ہو گئی، کیونکہ تابکے؟ یہ آخر یہی ہونا تھا، جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی مبارک ہستی دنیا میں نہ رہی تو اور کس کے متعلق کوئی شخص دعوے کر سکتا ہے کہ اسے یہاں ہی رہنا ہے؟ بلکہ اصل رونا اس بات کا ہے کہ دنیا نے ہمیشہ بھلے آدمیوں، باخدا رہنماؤں، داعی حق تحریکوں کی قدر نہیں کی، جو ان کا بھلا چاہتے ہیں، انہی کے ساتھ عموماً بُرا کیا ہے۔

"اخوان" دنیائے عرب کی ایک ایسی دینی تحریک تھی، جو احیاء دین، اعلاء کلمۃ اللہ اور ملت اسلامیہ کی سربلندی کے لیے ابھری اور ہمارے دیکھتے دیکھتے دنیائے عرب پر چھا گئی، قریب تھا کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتی اور بڑی طاقتوں کی سیاسی داشتہ یہود جیسی منحوس ریاست کا بھی ہمیشہ کے لیے قلع قمع ہو جاتا لیکن مغربی سامراج اور دین محمدی علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ وسلام کی دشمن طاقتوں کی سازش کی نذر ہو گئی اور یہ سبھی کچھ انہی مصریوں اور اس کے ہمنوا دوسرے مسلمان ملکوں کے ہاتھوں ان کو سولی پر لٹکوا کر اپنی دنیا، آخرت اور تاریخ کو سیاہ کیا۔

اسی طرح حجاز میں "محمد بن عبدالوہاب" رحمۃ اللہ علیہ کی جو تحریک اٹھی وہ بھی اپنے ہی بھائیوں کے ہاتھوں حجاز تک محدود ہو کر رہ گئی، ترکیوں، مصریوں اور عجمیوں نے اس کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کیں، متحدہ ہندوستان کے رضاخانی اور پرخود غلط بریلوی لوگوں سے بدخواہوں نے بڑا کام لیا۔ ورنہ پورا عالم اسلام "حامل دین" ہوتا اور ملت اسلامیہ ایک ایسی ملی وحدت سے ہمکنار ہو چکی ہوتی جو بالکل ناقابل تسخیر ہوتی۔

ہند میں مجاہدین کی ایک جماعت نے کروٹ لی تو خدا دشمن طاقتوں اور بدعت کے رسیا بدنصیب لوگوں نے طوفان کھڑا کر دیا اور ستم بالائے ستم یہ کہ ابھی تک ان ظالموں نے حق کے ان داعیوں کے "جرم حق" کو معاف نہیں کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

افسوس تو یہ ہے کہ جب بھی کوئی اصلاحی تحریک شروع ہوتی ہے تو دنیاداروں سے زیادہ بزعم خود دیندار اس کا مقابلہ کرتے ہیں اور خدا دشمن تحریکوں کے بجائے اسی اصلاحی تحریک کے خلاف محاذ آرائی کو سب سے بڑا "جہاد" اور کار خیر تصور کرتے ہیں ـــــ مسلمانوں کی اس سے بڑھ کر سیاہ بختی اور کیا ہو سکتی ہے کہ ان سے خطرہ دین فروشوں اور دنیا کا "دنیا" کو نہیں۔ اگر ہے تو صرف "حامل اسلام تحریکوں" کو اب ان کی اکثریت شعبدہ باز سیاسی مداریوں کے ہاتھوں کا کھلونا ہو کر رہ گئی ہے اگر کوئی خدا کا نام لیتا ہے تو بقول اکبر الٰہ آبادی مرحوم:

لوگوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا کر کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ